پاکستان میں جماعتی حالات اور افضال الٰہی کی بارش

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے اور تمام دنیا میں اللہ سے محبت کرنے والے اور خدا کے دین کی خاطر اپنا سب کچھ پیش کرنے کی تمنا رکھنے والے اس مبارک مہینے میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہر میدان میں زیادہ اخلاص کی روح کے ساتھ خدا کے حضور قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پاکستان میں جو دردناک حالات گزر رہے ہیں، وہ دردناک حالات صرف احمدیوں پر ہی نہیں بلکہ غیر احمدی بھائیوں پر بھی ہیں کیونکہ کچھ ایسے بدقسمت لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیکیاں بھی تباہ کر دیں اور اپنے پیچھے چلنے والوں کی نیکیاں بھی تباہ کر دیں اس لئے بڑے مظلوم ہیں وہ جن کے ساتھ اسلام کے نام پر یہ ظلم ہوا کہ ان کی نیکیوں کو ان کے راہنماؤں نے برباد کر کے رکھ دیا اور یہ عذر اگر پیش کیا جائے کہ ہم نہیں جانتے، ہمارے راہنماؤں نے جو کچھ کہا ہم ان کے پیچھے چلے تو قرآن کریم اس عذر کو رد فرما دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قیامت کے دن یہ عذر پیش کیا جائے گا اور میں اس عذر کو رد کر دوں گا کیونکہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ط (فاطر:۱۹) کا بھی ایک قانون ہے کہ ہر فرد بشر، ہر جان اپنے بارہ میں خود ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس احمدیوں سے زیادہ ایک پہلو سے دیکھیں تو پاکستان میں بسنے والے ہمارے غیر احمدی بھائی مظلوم ہیں کہ جن

پر انہوں نے ظلم کیا جو ان کے اپنے کہلاتے تھے، جن کے ہاتھ میں انہوں نے اپنی امامت کی زمام دے رکھی تھی، جن کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلنے کا عہد کر بیٹھے تھے کیونکہ آج وہاں دو قسم کے روزے رکھے جارہے ہیں ایک وہ روزے ہیں جو اذانوں سے محروم ہیں، نہ سحری کے وقت ان بے قرار کانوں کو اذان کی آواز سنائی دیتی ہے نہ افطاری کے وقت دکھے ہوئے دلوں پر اذان کی آواز مرہم لگاتی ہے۔ اس قدر درد سے تڑپ رہا ہے آج وہاں کا احمدی کہ باہر کی دنیا والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پاکستان میں نے کچھ عرصہ ہوا فون کیا، بڑی شدید گرمی پڑ رہی ہے لیکن گرمی کا دکھ ان کو اتنا نہیں تھا جتنا اس بات کا دکھ تھا کہ رمضان کی لذتیں ہم سے چھیننے کی کوشش کی گئی لیکن اس کے مقابل پر ان کے دل کو یہ تسلی ہے کہ آج اگر کسی جماعت کے دنیا میں روزے قبول ہو رہے ہیں، اگر خدا کی نظر اپنے کسی بندے پر پیار اور محبت کے ساتھ پڑ رہی ہے تو یہ وہ لوگ ہیں اور لاکھوں کروڑوں ایسے ہوں گے جو شریک جرم ہونے کی وجہ سے اپنی نیکیوں کے پھل سے محروم ہوئے بیٹھے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ ایسے روزے داروں کو ان روزوں سے ڈراتے ہیں جو ان کے لئے محض مشقت اور دکھ اور مصیبت لے کر آتے ہیں لیکن نیتوں کے بگاڑ کے باعث ان میں کوئی ثواب کا پہلو باقی نہیں رہتا۔ ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں بیسیوں مرتبہ آنحضور ﷺ نے ایسے روزہ رکھنے والوں کو متنبہ فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ دیکھو اپنے روزوں کی روح کی حفاظت کرو۔ اللہ تمہاری ظاہری مشقت سے خوش نہیں ہوگا اگر تمہاری نیتیں صاف اور پاک نہ ہوئیں۔ اگر خالصتہً للہ تم نے روزے نہ رکھے، اگر ان روزوں کے ایام میں تم نے بدخیالات اور بداعمال سے اجتناب نہ کیا تو تمہارے روزے کی ساری مشقتیں بیکار جائیں گی، تمہارے جسم کو دکھ تو دیں گے لیکن تمہاری روح کے لئے کوئی تسکین کا سامان پیدا نہیں کر سکیں گی۔

تو بظاہر اس وقت جماعت احمدیہ کی حالت دردناک ہے اور بڑے کرب کے ساتھ جماعت پاکستان میں تڑپ رہی ہے اور اس کرب کے نتیجہ میں باہر کی جماعت بھی اسی طرح بے قرار ہے اور دکھ سے بے حال ہوئی جاتی ہے لیکن اگر امر واقعہ دیکھا جائے تو سب سے زیادہ دردناک حالت ان کی ہے جو آج شادیانے بجا رہے ہیں۔ ان کی ساری محنتیں، ان کی ساری مشقتیں، سب کچھ بیکار گئیں اور ان کی سزا ابھی باقی ہے۔ یہ جو دور ہے یہ سزا کا دور نہیں ہے یہ ایک طبعی نتیجہ ہے لیکن سزا کا

دور ابھی ان کے لئے باقی ہے اور اللہ تعالیٰ سزا میں ڈھیل تو کر دیتا ہے لیکن خدا کے ہاں اندھیر بہر حال نہیں ہے وَ اُمۡلِیۡ لَهُمۡ ؕ اِنَّ كَيۡدِیۡ مَتِيۡنٌ۝۱۸۴ (الاعراف: ۱۸۴) کا قانون لازماً چلتا ہے۔اس لئے کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو کسی قوم کو اس وقت بچا سکے جب خدا اس کی پکڑ کا ارادہ کر لے۔

پس اس پہلو سے دیکھتے ہوئے ہمیں اپنی قوم کے لئے دعا کرنی چاہئے کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک بڑی تعداد ایسی پیدا ہو رہی ہے جن کے اندر شرافت اور انسانیت جاگ رہی ہے، جن کے اندر اسلام کی نیکی کی روح کروٹیں بدل کر بیدار ہو رہی ہے اور اپنے عمل سے بعض اور بعض اپنی زبان سے بھی بڑی شدت کے ساتھ ان مذہبی راہنماؤں سے سخت بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر اسلام پر ظلم کیا ہے۔تو یہ ایک بہت ہی نیک آثار ہیں، بہت ہی اچھی ہوا ہے جو چلی ہے اور اس کے عقب میں لازماً اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی بڑی خوش خبریاں آنے والی ہیں۔تو ان لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ دعا میں یاد رکھیں اور یہ دعا کریں کہ ساری قوم پر یہ جذبہ غالب آجائے اور ان کی نیکیاں ان کی بدیوں کو دبا جائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں دشمن کے لئے دعا سے بھی باز نہیں رہ سکتا۔چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

> ’’میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمن کو بھی باہر نہ رکھے جس قدر وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور جس قدر دعا میں بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا چلا جائے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان کمزور ہے۔‘‘

پس دعا میں دشمن کو یاد رکھنا یہ بھی ایک سنت ابرار ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی بارہا دشمنوں کے لئے دعائیں کیں۔پس وہ جو دوست بن رہا ہو، وہ دوست جس کے دل میں اللہ تعالیٰ ایک پیار کی ہوا چلا رہا ہو اور رفتہ رفتہ اس کی کیفیت بدل رہی ہو جس طرح موسم بدلتا ہے اچھے موسم میں، تو شروع میں ہوا کے ہراول دستے آتے ہیں وہ تھوڑا تھوڑا ٹھنڈ کا پیغام لاتے ہیں پھر اس کے پیچھے بھرپور برساتی یا بہار کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں ویسے ہی آثار مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پاکستان میں نظر آ رہے ہیں اور دشمنوں کے دلوں کو بھی اللہ تعالیٰ بدلتا چلا جا رہا ہے۔حیرت انگیز

واقعات سامنے آرہے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگوں کے متعلق یہ معلوم ہوا جب انہوں نے بیعت کی تو ان کے والدین نے ان کو گھروں سے نکال دیا، ان کا بائیکاٹ کیا اور شدید اذیتیں دیں لیکن اب جب یہ آرڈیننس جاری ہوا ہے تو انہی لڑکوں کی طرف سے اطلاع ملی کہ ہم دوبارہ گئے گھر تو ہمارے والدین ہم سے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کر روئے کہ کیا اندھیر ہو گیا ہے اور انہوں نے اعلان کیا کہ اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ تم لازماً سچے ہو کیونکہ سچوں کے سوا کسی قوم کے ساتھ یہ سلوک نہیں ہوا کرتا۔

ایسی تبدیلی حیرت انگیز پیدا ہو رہی ہے قلوب میں کہ وہ لوگ جو پہلے احرار کا ایندھن بنا کرتے تھے یعنی عوام الناس، گلیوں میں پھرنے والے، ریڑھوں والے، غریب، مزدور، رکشا چلانے والے، اب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ اپنے علما کو چھوڑ چھوڑ کر جماعت کے حق میں غیر معمولی طور پر جرأت کے مظاہرے کرنے لگے ہیں۔ ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ بعض غیر احمدی نوجوانوں نے احمدیت کی ایسی جرأت کے ساتھ تائید کی اور خصوصاً اس مظلومیت کے بارہ میں کہ ان کی اپنے بعض دوستوں سے لڑائیاں ہو گئیں اور بمشکل لوگوں کو بیچ میں پڑ کر چھڑانا پڑا۔

ایک ہمارے ربوہ کے دوست فیصل آباد گئے چند دن ہوئے جس رکشے میں بیٹھے اس رکشے والے کو محسوس ہوا کہ یہ احمدی ہیں، اس نے پوچھا کہ کیا آپ احمدی ہیں، اس نے کہا ہاں میں احمدی ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ روتے روتے اس سے رکشا چلانا مشکل ہو گیا، اس نے کہا آپ کو پتہ نہیں کتنی تکلیف ہے لیکن جو آپ کے ساتھ ظلم ہوا ہے وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور رکشے سے اتار کے بہت انہوں نے کوشش کی لیکن وہ پیسے نہیں لیتا تھا۔ آخر بڑی منت کر کے اس کو محبت اور پیار سے دلاسے دے کر زبردستی اس کو پیسے دیئے۔

یہ قدرت کی جو ہوائیں چل رہی ہیں کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے کسی انسان کے ہاتھ کا کھیل نہیں ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ صبر ہے جو جماعت دکھا رہی ہے اور صبر سے بڑی قوت کوئی دنیا میں نہیں ہے، حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیتی ہے صبر کی قوت اور صبر ہی ہے جو مقبول دعاؤں میں ڈھلتا ہے۔ پس اس صبر کو بھی زندہ رکھیں اور ان دعاؤں کو بھی زندہ رکھیں اور جہاں تک بس ہو دشمن کے لئے بھی دعا کریں اور جن دشمنوں سے بڑی کثرت کے ساتھ محبت کے قطرات ظاہر ہو رہے ہیں، جن دشمنی کے بادلوں سے وہ قطرات برسنے لگے ہیں آپ کے اوپر ان کے

حق میں بھی اور دعائیں تیز کر دیں۔

لیکن جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا اسلام ایک متوازن مذہب ہے کوئی جذباتی مذہب نہیں ہے جو یک طرفہ رخ اختیار کرے اور پھر اسی سمت چلتا ہی چلا جائے ، آنحضرت ﷺ سے توازن سیکھنا چاہئے ۔حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ جو شدید دشمنوں کے لئے بھی دعا کرنے والے تھے خصوصاً وہ جو جہالت میں ظلم کرتے تھے۔آپؐ کے متعلق آتا ہے کہ جب بدن زخمی تھا، لہولہان تھا اپنے ہی خون سے آپؐ کے موزے اس طرح بھر گئے تھے اور جوتے کہ چلا نہیں جاتا تھا۔اپنے خون کی پھسلن بن گئی تھی ،اس وقت بھی آپؐ نے ان کے لئے دعا کی کیونکہ آپؐ جانتے تھے کہ یہ لوگ جاہل ہیں اور ان کو علم نہیں ہے یہ کیا کر رہے ہیں اور کس کے ساتھ کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ائمۃ الکفر کے خلاف، ائمۃ التکفیر کے خلاف آپؐ نے بددعا بھی کی ہے اور ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ بددعا کی ہے کیونکہ بعض دفعہ انسان کی فطرت صحیحہ یہ بتا دیتی ہے کہ بعض لوگ اپنے ظلم اور سفا کی میں ایسا بڑھ چکے ہیں اور امام بن گئے ہیں تکفیر کے، ان کے مقدر میں ہدایت ہو ہی نہیں سکتی۔ایسے موقع پر چوٹی کے بعض لوگ جو اس ظلم اور سفا کی کے راہنما ہوں اور لیڈر ہوں اور اپنی شرارت میں پیچھے ہٹنے کی بجائے دن بدن آگے بڑھتے چلے جارہے ہوں ان کے لئے بددعا سنت نبویؐ ہے اس لئے میں نے بددعا کی جب اجازت دی تو کوئی اپنی طرف سے **نعوذ باللہ من ذالک** سنت سے گریز نہیں کیا بلکہ سنت نبوی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی بات کہی۔

چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے بخاری میں کہ جنگ بدر کے وقت بعض ائمۃ التکفیر کے خلاف آنحضرت ﷺ نے نام لے لے کر بددعائیں کیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بتایا کہ ان کی لاشیں کہاں کہاں پڑی ہوں گی۔(السیرۃ الحلبیہ جلد دوم نصف آخر زیر غزوہ بدر صفحہ:۴۰۰) چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ ایسے بدحال میں ان کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں کہ دھوپ نے ان کو متغیر کر دیا تھا اور وہ عبرت کا نشان بنے ہوئے تھے۔اس لئے سنت نبویؐ کے مطابق وہ لوگ جو آنکھیں کھول کر شرارت اور فساد کی نیت سے اور نہایت ظالمانہ بے باکی کے ساتھ دن بدن مظالم میں بڑھتے چلے جارہے ہیں ان کے خلاف بددعا بھی مومن کی تقدیر کا ایک حصہ ہے اس لئے اس رمضان سے پورا فائدہ اٹھائیں، اپنی دعاؤں کو بھی انتہاء تک پہنچا دیں اور خدا کی نظر میں جو ائمۃ التکفیر ہیں ان کے

لئے بد دعا کو بھی انتہا تک پہنچا دیں تا کہ ایک طرف اللہ کے نیک دل اور پاک بندوں پر بے انتہا فضل نازل ہوں اور ایک طرف وہ جو دنیا کو بے راہ روی کی تعلیم دیتے ہیں، ان کی گمراہی میں مد بنتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ دنیا کے لئے ایسا عبرت کا نمونہ بنا دے کہ ان کو دیکھ کر پھر ہدایتیں جاری ہوں۔

یہ تو عام کیفیت ہے جو اس وقت ہر احمدی کے دل میں موجود ہے اور اسی کیفیت کو میں ابھار رہا ہوں اور نمایاں کر رہا ہوں لیکن ایک بات میں یقین دلاتا ہوں کہ ان سارے امور کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنی دعائیں کر گئے ہیں کہ وہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ہم دعائیں کریں گے اور شاید ہمارے دماغ میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ ہماری دعاؤں کے زور سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ یہ ویسی ہی بات ہوگی جیسا باپ بچے کو کوئی وزن اٹھوانے کے لئے کہہ دے اور کہے کہ اٹھاؤ اور ایک طرف سے خود اس کو پکڑ لے اور بچہ سمجھے کہ میں اٹھا رہا ہوں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ دو دفعہ یہ عظیم الشان واقعات دنیا میں گزر گئے ہیں سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعائیں معجزے دکھا رہی تھیں لیکن وہ معجزے صحابہؓ کے ہاتھوں سرزد ہو رہے تھے اس لئے وہ جو عارف باللہ نہیں ہے اس کو یہ نظر آ رہا تھا کہ صحابہؓ کے ہاتھ یہ کام دکھا رہے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ اور نظر آیا۔ آپؑ نے فرمایا جانتے ہو جو عرب کے بیابانوں میں ماجرا گزرا وہ کیا تھا اور اس کے بعد فرماتے ہیں وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں۔ (برکات الدعا روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ: ۱۰، ۱۱) تو اس دور میں بھی اللہ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں ایک فانی فی اللہ ہمیں عطا کیا ہے اور اس کثرت کے ساتھ آپؑ نے اپنے وقت کے لئے اور آنے والے وقت کے لئے جماعت کے لئے دعائیں کی ہیں اور اس طرح گریہ وزاری کے ساتھ خدا کے حضور تڑپے ہیں کہ وہ ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ اس لئے وہ دعائیں ہیں جو کام کریں گی اور ان دعاؤں کے ساتھ جب ہماری دعاؤں کی ہوا بھی چلے گی، جب ہماری آہیں بھی شامل ہو جائیں گی، جب ہماری حقیر کوششیں بھی مل جائیں گی تو محسوس تو یہ ہوگا کہ عظیم الشان نتائج خدا ہمارے ہاتھوں دکھا رہا ہے لیکن بھولنا نہیں کہ ہمارے امام اور ہمارے آقا کی گریہ وزاری ہے جو دراصل آج بھی ہمارے کام آ رہی ہے، آج بھی ہمارے اوپر چھتری بن گئی ہے،

آج بھی ہمارے اوپر فضلوں کا سایہ بنی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی دعا کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:

زِآہِ زُمرۂ اَبدال ، بایَدَت ترسِید
علَیَ الخُصُوص ، اگرآہِ میرزا باشد

(درثمین فارسی صفحہ: ۲۱۰)

کہ خبر دار اے دشمن زمرہ ابدال کی آہوں سے تمہارے لئے خوف لازم ہے علی الخصوص اگر وہ میرزا کی دعا ہو جائے تو اس سے تمہیں ڈرنا چاہئے۔ کتنا عظیم الشان کلام ہے! جب تک ایک اللہ تعالیٰ کا بندہ جانتا نہ ہو کہ خدا لازماً ہمیشہ ہر آن میرے ساتھ ہے اس وقت تک یہ کلام منہ سے نہیں نکل سکتا۔ فرماتے ہیں کہ ابدال کی بددعاؤں سے ڈرنا چاہئے ہر انسان کو، لیکن ابدال میں سے بھی میں میرزا جس کا خدا سے ایسا پیار کا تعلق ہو اس کی بددعا کو کس طرح تم نظر انداز کر سکتے ہو؟ اس لئے احمدیت کے دوستوں کے حق میں، بالعموم انسان کے حق میں، بالعموم ان دشمنوں کے حق میں جو دوسرے درجہ کے دشمن کہلاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت دعائیں کر گئے ہیں لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بددعا کر گئے ہیں اس لئے ہم بھی اگر کچھ کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ حیرت انگیز کام دکھائے گا۔

یہ تو خبریں ہیں کچھ حال کی کچھ مستقبل کی اور حال کا غم کس طرح مستقبل میں خوشیوں میں تبدیل ہو گا یہ مضمون ہے لیکن حال کا غم حال کی خوشیوں میں بھی تو بدل رہا ہے اس کی طرف بھی تو توجہ کرنی چاہئے تا کہ دل حمد اور شکر سے لبریز ہو جائیں۔ جماعت احمدیہ پر جب بھی مصیبت آئی ہے جتنی بڑی مصیبت آئی ہے اتنا ہی زیادہ جماعت نے ہمیشہ اخلاص اور وفا کا نمونہ دکھایا ہے ۔ حیرت انگیز جماعت ہے اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ کوئی دنیا کی جماعت ایسی نہیں ہے جس پر ایسے خطرناک ابتلا آئیں اور وہ اپنی وفا اور ایثار اور قربانی میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جائے۔ پس پاکستان میں بھی جماعت کا یہی حال ہے اور حیرت انگیز اخلاص کے اندر اضافے ہو رہے ہیں۔ جو خطوط آتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جو بعض دفعہ مسجد کی زیارت سے بھی محروم رہتے تھے وہ تہجدوں میں اٹھ کر گریہ وزاری کرتے ہیں اور اس کثرت سے دعاؤں کے خط آتے ہیں کہ دعا

کریں ہمارے لئے اللہ ہمیں شہادت نصیب کرے اور ہر طرف سے، گزشتہ کچھ عرصہ سے خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچوں کی طرف سے بھی بڑے دردناک خط آرہے ہیں کہ یہ دعا کریں اور ہمیں وعدہ دیں اپنا کہ جب آپ نے جان کی قربانی کا مطالبہ کیا تو پہلے ہمیں موقعہ دیں گے دوسروں کو بعد میں دیں گے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا یہ بھی حق ہے کہ وہ قربانی کے ہر میدان میں آگے آئے۔ چنانچہ ذہنی طور پر میں تیار ہوں اور میں نے بعض عہد کر لئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان نوجوان بچوں کا اخلاص ضائع نہیں جائے گا لیکن ساری جماعت کا یہ حال ہے پاکستان کی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو حیران ہیں کہ ایسا معجزہ ہم نے کبھی زندگی میں سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ ظاہر ہوگا۔ وہ لوگ نہایت بیچارے جن کو ہم ردی سمجھتے تھے اس قدر جوش اور محبت اور اخلاص کے ساتھ جان دینے کے لئے تڑپ رہے ہیں کہ صرف ایک اشارے کی ضرورت ہے۔ تو یہ جماعت کوئی مٹنے والی جماعت تو نہیں ہے۔ کون دنیا کی طاقت ہے جو ایسی جماعت کو مٹا سکے جو ہر ظلم کے وقت زیادہ روشن ہوتی چلی جائے، ہر اندھیرے پر اس کو نیا نور خدا کی طرف سے عطا ہو۔ چنانچہ باہر کی جماعتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی اخلاص، یہی جذبہ ہے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے مالی قربانی کی تحریک پیش کی تھی کہ یورپ میں سردست دو یورپ کے مراکز بنانے کا ارادہ ہے کیونکہ سلسلے کے کام بہت تیزی سے پھیلتے چلے جارہے ہیں اور یہ چھوٹا سا رقبہ جو کسی زمانے میں بہت بڑی جگہ نظر آیا کرتی تھی یہ تو بالکل ناکافی ہو چکا ہے۔ لنڈن کی جماعت کے لئے بھی ناکافی ہو چکا ہے کجا یہ کہ انگلستان یا یورپ کے ایک حصہ کا مرکز بنے اور پھر جو تبلیغ کے منصوبے نئے بن رہے ہیں عظیم الشان، ان کے لحاظ سے تو بہت بڑے بڑے کام ہونے والے ہیں، بہت بڑے بڑے دفاتر کی ضرورت ہے، مشینوں کی ضرورت ہے، کام کرنے والوں کی ضرورت ہے اس لئے لازماً ہمیں سردست دو مرکز ضرور یورپ میں بنانے پڑیں گے وسیع پیمانے پر، ایک انگلستان میں اور ایک جرمنی میں پھر آہستہ آہستہ اور مراکز بن جائیں گے اور ایک ایک ملک کا ایک مرکز ہو جائے گا تو اس تحریک کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے اب تک اگرچہ بہت سے احباب کے وعدے آنے والے ہیں لیکن جو سردست وعدے آئے ہیں انگلستان کے وعدے ایک لاکھ اکانوے ہزار سات سو باون پاؤنڈ کے وصول ہو چکے ہیں اور مغربی جرمنی کی طرف سے پچاسی ہزار پانچ سو پچاس

پاؤنڈ کے وعدے آ چکے ہیں۔اسی طرح امریکہ کی طرف سے ایک لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو پینتالیس پونڈ کے وعدے وصول ہو چکے ہیں اور کل وعدے اب تک چار لاکھ انیس ہزار ایک سو سینتالیس پاؤنڈ کے بنتے ہیں جن میں سے پینتالیس ہزار پاؤنڈ سے کچھ اوپر یا چھیالیس کے قریب یہ تو نقد وصول ہو گئے ہیں اور بعض دوستوں نے مثلاً ایک ہمارے انگلستان کے ایک بڑے مخلص دوست ہیں انہوں نے پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کیا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں جون میں ادا کر دوں گا، وہ آج کل بیمار بھی ہیں ان کے لئے دعا بھی کریں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اسی طرح امریکہ کے ایک نوجوان ڈاکٹر نے باوجود اس کے کہ امریکہ کو براہ راست مخاطب نہیں کیا گیا تھا پچاس ہزار ڈالرز کا وعدہ کیا ہے جو وہ عنقریب بھجوا دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ وعدے تو ہیں جو عموماً موٹی موٹی رقموں کے لیکن جماعت کے دونوں کنارے اللہ تعالیٰ نے قربانی اور اخلاص کے ساتھ مزین کر رکھے ہیں، ایک طرف ایسے ایسے مخلص افراد ہیں جو لکھو کھا کے وعدے کر رہے ہیں اور دوسری طرف ایسے غربا ہیں جن کے پاس سو پاؤنڈ جمع تھے یا دو سو پاؤنڈ جمع تھے کسی ضرورت کے لئے رکھے ہوئے تھے بلاتردد انہوں نے وہ پیش کر دیئے ہیں اور پھر وہ نظارہ نظر آ رہا ہے جو تحریک جدید کے آغاز پر مستورات کا میں بچپن میں اپنے گھر میں دیکھا کرتا تھا۔عورتیں، بچیاں، کسی نے چوڑی پکڑی ہوئی، کسی نے کڑا پکڑا ہوا، کسی نے بُندے اور بڑے عجیب جذبے جوش کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں کہ ہماری یہ قربانی قبول فرمائیں۔انگلستان کی جماعت میں بھی بکثرت ایسی مستورات ہیں جنہوں نے بڑے ذوق وشوق کے ساتھ اپنے ہاتھوں کے کنگن اتار دیئے ، اپنی چوڑیاں اتار دیں، اپنے بُندے اتار دیئے ، اپنے سر کے زیور اتار دیئے ،اور بعضوں نے تو ایسی پیاری ادا کے ساتھ بھجوایا ہے کہ بچیوں کی انگوٹھیاں ان کے بُندے چھوٹے چھوٹے ہر ایک کا نام لکھ کر، سجا کر جس طرح جاہل لوگ دنیا میں بکرے سجاتے ہیں وہ تو اپنی ریا کی خاطر سجاتے ہیں لیکن خدا کے بندے اپنے تحفوں کو خدا کے حضور سجا کر پیش کرتے ہیں کسی ریا کی خاطر نہیں بلکہ محض للّٰہی محبت میں۔تو بڑے پیار سے سجا کر ان زیوروں کو بھجوایا گیا۔بعض نوجوان جوڑوں نے اس قربانی کا مظاہرہ کیا خصوصاً ان کی بیویاں تو غیر معمولی طور پر دعاؤں کی مستحق ہیں کہ خاوند نے اپنی جگہ چندے دیئے اور بیوی کی تسکین نہیں ملی۔اس نے کہا کہ جب تک میں زیور نہیں

دوں گی مجھے تو چین نہیں ملے گا چنانچہ باوجود اس کے کہ خاوند نے سارے خاندان کو شامل کیا ہوا تھا انہوں نے پھر بھی اپنا زیور بھجوا دیا۔ ایک بچی نے معلوم ہوتا ہے کہ اپنا وہ سیٹ بھی بھجوا دیا ہے جو اس کو بَری میں ملا تھا اور وہ بھی بھجوا دیا ہے جو جہیز میں ملا تھا کیونکہ دو مکمل سیٹ ہیں اور بڑی عاجزی کے ساتھ یہ عرض کرتے ہوئے کہ اس کو قبول فرمائیں اور میرے دل کی تسکین کا سامان کریں۔

تو عجیب دنیا ہے یہ، کچھ لوگ ہیں جو ناحق لوگوں کے چھین کر اپنے ہاتھوں میں پہنتے ہیں اور لوگوں کی دولتوں کو اپنی گردنوں کے کڑے بنا دیتے ہیں جو آخر طوق بننے والے ہیں لیکن ایسے بھی لوگ دنیا میں ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کو اپنے ہاتھوں کے زیور برے لگنے لگتے ہیں، ان سے نفرت ہونے لگتی ہے، وہ اپنے گلوں کے ہار اتار دیتے ہیں خدا کی خاطر اور اس بات میں ان کو تسکین ملتی ہے کہ ہم خالی ہو گئے ہیں اپنے رب کے حضور۔ **اس جماعت کو دنیا کی کون طاقت مار سکتی ہے! بڑا ہی جاہل ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اٹھا ہوں اس دنیا میں اس جماعت کو تباہ کرنے کے لئے، بڑے بڑے پہلے آئے ہیں، بڑے بڑے ہم نے پہلے دیکھے ہیں آئے اور نیست و نابود ہو گئے، ان کے نشان مٹ گئے اس دنیا سے، لیکن ان غریبوں کی قربانیوں کو خدا نے قبول فرمایا اور پہلے سے بڑھ کر عظمت اور شان عطا کی جنہوں نے اپنے گھر خدا کے لئے خالی کئے۔ ان پر اتنی برکتیں نازل فرمائیں کہ آج ان کی اولادیں بھی ان کی نیکیوں کا پھل کھا رہی ہیں اور وہ ختم نہیں ہو رہا۔** تو اس نئے قربانی کے دور میں جماعت جو داخل ہوئی ہے، نئی خوش خبریوں کے دور میں داخل ہوئی ہے، نئی عظیم الشان ترقیات کے دور میں داخل ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ اب ہم ان مقاصد کو بھی حاصل کر رہے ہیں جن کی خاطر ان چندوں کی تحریکات کی گئیں تھیں۔

چنانچہ آج ہی امریکہ سے یہ خوشخبریاں موصول ہوئی ہیں جو جماعت کو معلوم ہونی چاہئیں کیونکہ جہاں اللہ کی راہ میں دکھ کا مزہ ہے وہاں خدا کی طرف سے جو فضل نازل ہوتے ہیں ان کا بھی تو ایک مزہ ہے اور وہ بھی عجیب مزہ ہے اس لئے یہ دونوں باتیں اکٹھی چلنی چاہئیں اور مومن کی عجیب شان ہے اس کے دکھ میں بھی لذت ہے، اس کی خوشی میں بھی لذت ہے اس کا دکھ بھی آنسو بن کر گرتا ہے خدا کے حضور اس کی خوشیاں بھی خدا کے حضور آنسو بن کے گرتی ہیں۔ یہ دنیا ہی الگ ہے اور دنیا والے اس دنیا کو سمجھ نہیں سکتے۔ بہر حال جو واشنگٹن سے شیخ مبارک احمد صاحب نے خوش خبریاں

بھجوائی ہیں وہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ نیویارک میں ایک بہت ہی عظیم الشان بہت ہی مفید اور سلسلے کی ضروریات کو بہت حد تک پورا کرنے والی عمارت کا چار لاکھ ستاون ہزار ڈالرز میں سودا ہو چکا ہے اور ماہرین نے جو دیکھا ہے وہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ اس کی قیمت چھ لاکھ ڈالرز سے کم نہیں تھی۔ یہ جماعت کی خوش قسمتی ہے کہ اتنی اچھی عمارت نیویارک میں اتنی اچھی جگہ پر ان کو میسر آ جائے اور ساتھ ہی ایک احمدی دوست نے یا بعض احمدی دوستوں نے مل کر ایک ملحقہ پلاٹ جس پہ رہائشی مکان بھی موجود ہے انہوں نے مل کر جماعت کو تحفہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تا کہ مبلغ جو وہاں ٹھہرے اس کی ضروریات الگ بھی پوری ہو سکیں اور ایک مہمان خانہ بھی مل جائے۔

لاس اینجلس میں چار ایکٹر کا پلاٹ خریدا جا چکا ہے اور شکاگو میں پانچ ایکٹر کا پلاٹ خریدا جا چکا ہے۔ ڈیٹرائٹ میں جہاں مظفر شہید ہوئے تھے سات ایکٹر کا ایک پلاٹ کا سودا ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ مکان بھی شامل ہے اور واشنگٹن میں جو ہمارا مرکز ہے وہاں خدا کے فضل سے چوالیس ایکٹر کا رقبہ خرید لیا گیا ہے اور اب صرف Formalities باقی ہیں۔ یہ تو پانچ وہ مراکز ہیں جن کے متعلق میں نے نشاندہی کر کے اہل امریکہ سے کہا تھا کہ یہ پانچ مراکز وہ جلد از جلد قائم کریں لیکن ساتھ ہی میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگر دس ہو جائیں اور باقی جو پانچ ہیں وہ جماعت مقامی طور پر اس قربانی کے علاوہ کوشش کر کے بنائے تو اس سے مجھے بہت ہی خوشی پہنچے گی ایک تحریص کا ذریعہ تھا، چنانچہ جماعت نے اس کو بھی قبول کیا اور یارک میں ایک عمدہ عمارت اس چندے کی تحریک کے علاوہ خریدی جا چکی ہے اور وہ یارک کا سنٹر بن گیا ہے اور نیو جرسی میں ایک کونے کا نہایت عمدہ پلاٹ جو ایک ایکٹر کا ہے وہاں کے ہمارے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر جو پچیس ہزار ڈالر چندے کا اس تحریک میں بھی دے چکے تھے انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے بلکہ خرید کر پیش کر دیا ہے اور کاروائی مکمل ہو رہی ہے۔

تو یہ خوش خبریاں بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور آج ہم انشاء اللہ تعالیٰ شام کو ایک پلاٹ دیکھنے جائیں گے جو آپ کے یورپ کے پہلے مرکز کے لئے خریدا جا رہا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس میں بھی ہماری راہنمائی فرمائے اور وہ ایک غالباً سولہ ایکٹر یا اٹھارہ ایکٹر، سولہ سے اٹھارہ ایکٹر تک کا رقبہ ہے جس میں ایک عمارت بھی بنی ہوئی ہے اور ساتھ وسیع پیمانے پر زمین بھی مل رہی ہے۔ میرا جو اندازہ تھا وہ یہ تھا کہ پانچ پانچ لاکھ پاؤنڈ کے دو مراکز ہم سر دست قائم کریں گے تو

اس لحاظ سے تو امید نظر آ رہی ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد یہ ٹارگٹ پورا ہو جائے گا کیونکہ پانچ لاکھ کے لگ بھگ تو چندوں کے وعدے آچکے ہیں اور زیورات کی قیمتیں لگ کر ابھی ان کو اس میں داخل کرنا باقی ہے تو بہر حال جو بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اس کے بہترین مصرف کی توفیق عطا فرمائے اور جو ہم عمارت خریدیں اس کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسے اسلام کی خدمت میں، ہر ہر اینٹ اس کی اسلام کی خدمت میں استعمال ہو ہر ہر کونہ اس کا، ہر سائے کی جگہ، ہر دھوپ کی جگہ، اندر اور باہر اللہ کی برکتیں اس پر نازل ہوں اور قیامت تک کے لئے وہ عمارتیں ان لوگوں کے لئے دعا بن جائیں جنہوں نے ان کی خرید میں قربانیاں پیش کی ہیں اور ان کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ تو ایک ہم عمارت کا جائزہ لینے آج جائیں گے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے جرمنی کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد جائزہ لیں۔

تو دشمن تو ہمیں مارنے کے منصوبے بنا رہا ہے ہمیں کچھ اور نظر آ رہا ہے۔ بالکل الٹ نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ زیادہ قوت، زیادہ شان کے ساتھ جماعت آگے بڑھ رہی ہے اور تمام دنیا سے میرا ارادہ ہے اور ایک حصہ اس کا پورا بھی ہو چکا ہے کہ باری باری مختلف جگہوں سے وفود منگوا کر ان سے ان کے علاقوں میں خصوصی تبلیغ کی مہم تیز کرنے کے لئے مشورے ہوں گے اور پھر ان منصوبوں پر عمل درآمد ہوگا۔ چنانچہ ایک وفد حال ہی میں رخصت ہوا ہے ابھی، تقریباً ہفتے سے زائد انہوں نے یہاں قیام کیا ان سے بڑی تفصیلی گفتگو ہوئی اور نہایت ہی مفید مشورے ہوئے ایسے ایسے Avenues، ایسے ایوان کھلے کاموں کے کہ پہلے اس کی طرف تصور بھی نہیں جا سکتا تھا۔ تو اس طرح مختلف جگہوں کے بعض جگہ دورہ کرنا ہے، بعض جگہ لوگوں کو یہاں بلوانا ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہمیشہ دشمن کو اس کی مخالفت اس کی توقع سے بہت زیادہ مہنگی پڑی ہے یہ مخالفت، اتنی مہنگی پڑے گی اتنی مہنگی پڑے گی کہ نسلیں ان کی پچھتائیں گی جو دشمن رہیں گی اور آپ کی نسلیں دعائیں دیں گی ایک وقت آ کر ان لوگوں کو جن کی بے حیائی کے نتیجہ میں اللہ نے اتنے فضل ہمارے اوپر فرمائے ہیں۔ ایک یہ بھی طریق ہوتا ہے جواب کا کہ ہم دعا دیتے ہیں ظالم تجھے کہ تیرے ظلم کے نتیجہ میں اتنے فضل خدا نے ہم پر نازل فرما دیئے۔

چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہی واقعہ گزرا ربوہ میں، ایک پرانے زمانے کی بات ہے یعنی اتنی پرانی

بھی نہیں لیکن تقریباً تیرہ چودہ سال کی، ایک پیپلز پارٹی کے راہنما جو وزیر بھی تھے وہ ربوہ دیکھنے کے لئے آگئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجھے فرمایا کہ تم ان کو دکھاؤ چنانچہ ان کو دکھاتے دکھاتے جب میں نے تحریک جدید کا دفتر دکھایا تو انہوں نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا یہ آپ لوگوں کا تحفہ ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے کون سا تمہیں تحفہ دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں آپ سے پہلے لوگ دے چکے ہیں اور پھر وقف جدید کا دکھایا تو انہوں نے کہا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ بھی آپ لوگوں کا تحفہ ہے پھر انہوں نے تعجب کیا تو میں نے کہا یہ آپ سے پہلے لوگ دے چکے ہیں تحفہ، لیکن میں نے ساتھ یہ بھی کہا کہ آپ بھی ایک تحفہ دینے والے ہیں اور وہ بعد میں ظاہر ہوگا تو آخر انہوں نے بے چین ہو کر کہا کہ کچھ بتاؤ تو سہی اب کہ کیا کہہ رہے ہو؟ کن معموں میں باتیں کر رہے ہو؟

میں نے کہا تحریک جدید کا آغاز اس وقت ہوا تھا جب کہ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق پا کر مسلمانوں کی ایک بہت عظیم الشان خدمت کی تھی یعنی کشمیر میں اور بدقسمتی سے اس دور کے راہنماؤں نے سمجھا کہ اب اگر اس خدمت کو قبول کر لیا گیا تو جماعت بڑی تیزی سے پھیل جائے گی اس لئے اس کا بدلہ ظلم کے سوا اور کوئی بدلہ نہیں ہے۔ چنانچہ مجلس احرار قائم ہوئی اور یہ ارادے ہوئے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، یہ دعوے ہوئے کہ ایک بھی نہیں بچے گا یہاں اس بستی میں جو مرزا صاحب کا نام بھی جانتا ہوں۔ اس وقت ایک اور آواز ہم نے اٹھتی ہوئی سنی اور وہ آواز یہ اعلان کر رہی تھی کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں اور اس کثرت سے خدا ہمیں پھیلائے گا کہ دنیا کے کونے کونے میں، ہمیں پھیلا دے گا اور دنیا کے کونے کونے میں کناروں تک اللہ اپنے فضل کے ساتھ مسیح موعودؑ کی تبلیغ کو پہنچائے گا۔ چنانچہ وہی ہوا اور اس ظلم کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے طور پر ہم پر فضل نازل فرمائے۔ تو یہ ایک ایسا تحفہ ہے تمہارے ظلم کا کہ جب خدا کی تقدیر ہم تک پہنچانے سے پہلے پہلے اسے فضل میں بدل دیتی ہے۔ جو تم ظلم دے کر چلاتے ہو وہ فضلوں میں تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے۔ میں نے کہا یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہے یہ ازل سے اسی طرح ہوتا آیا ہے۔ ابراہیمؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ آگ ہی بھڑکائی گئی تھی نا، لیکن ابراہیم تک پہنچنے سے پہلے پہلے وہ گلزار میں تبدیل ہو چکی تھی يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۷۰﴾ (الانبیاء: ۷۰)

کی آواز حائل ہو جاتی ہے رستہ میں۔ تو تحفے تو تمہارے ہی ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن اللہ کی تقدیر ایک (Swarm) کرتی چلی جاتی ہے جس طرح گندگی کو نہایت ہی خوبصورت پھولوں اور پھلوں میں تبدیل کر دیتی ہے خدا کی تقدیر، اللہ سے کون لڑسکتا ہے؟ تم گندگی کے تحفے بھیجتے ہو وہ رحمتوں کے پھول بن کر ہم پر برستے ہیں، تم ظلم کے تحفے بھیجتے ہو وہ فضل بن کر ہم پر نازل ہوتے ہیں۔ تو ہے تمہارا ہی تحفہ اس میں کوئی شک نہیں لیکن تقدیر الٰہی سے ہو کر آیا ہے ہم تک۔

پھر وقف جدید کا میں نے بتایا اور ابھی وہ موومنٹ نہیں چلی تھی جو بعد میں پیپلز پارٹی نے چلائی تو میں نے ان کو کہا کہ آپ دیکھیں گے کہ آپ بھی ایک تحفہ دیں گے ہمیں اور اس تحفے کو بھی خدا فضلوں میں تبدیل کرے گا اور جماعت پہلے سے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھے گی چنانچہ یہی ہم نے دیکھا۔ تو جس خدا کی یہ اٹل تقدیر جماعت نے دیکھی ہو اور ہر دکھ کو رحمتوں اور فضلوں اور خوشیوں میں تبدیل ہوتے دیکھا ہو اس جماعت کے حوصلے کون مٹا سکتا ہے؟ اس جماعت کو شکست کون دے سکتا ہے؟ **اس لئے لازماً جماعت احمدیہ جیتے گی۔ لازماً آپ جیتیں گے اور خدا کے یہ عاجز اور غریب بندے جیتیں گے جن کو آج دنیا کمزور سمجھ کر جو ظالم اٹھتا ہے اس پر ظلم شروع کر دیتا ہے مگر تقدیر الٰہی نے آپ کا کبھی ساتھ نہیں چھوڑنا۔ کبھی ہمت نہ ہاریں، ہمیشہ دعاؤں اور صبر کے ساتھ اپنی اس راہ پر قائم رہیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کثرت کے ساتھ آپ پر فضل نازل فرماتا ہے۔**

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

جو خوش خبریاں میں نے آپ کو سنائیں ان میں ایک ایسی خوشخبری کا بھی اضافہ کرنا چاہتا ہوں جو ان سب پر بھاری ہے، اس سے زیادہ عظیم الشان خوش خبری کوئی احمدی اپنے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا اور وہ خوش خبری ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے دی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں، کنز العمال میں ہے یہ حدیث، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے سارے حقوق تلف کر لئے جائیں گے لیکن وہ اپنی طرف سے تمام حقوق ادا کیا کریں گے باوجود اس کے کہ ایک طرف لوگ ان کے حقوق تلف کر رہے ہوں گے وہ اپنی طرف سے تمام حقوق ادا کرتے رہیں گے۔ ایسے لوگوں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے خوش خبری دی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ خدا ان پر فضل نازل فرمائے گا، اللہ ان کو ضائع نہیں کرے گا اور میں

یہ خوش خبری ان کو دیتا ہوں کہ وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ (کنز العمال، الاکمال الباب السابع، فضائل فی ھذہ الامۃ المرحومۃ، المجلد الثانی عشر) تو جس جماعت کے نصیب میں، جس کے مقدر میں یہ لکھا جائے کہ چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کو ان کا حال بتا دیا گیا تھا، بتایا گیا تھا کہ ان کے سارے حقوق تلف کر لئے جائیں گے لیکن وہ اپنی طرف سے سارے حقوق ادا کرتے رہیں گے اور چودہ سو سال پہلے حضورؐ نے یہ پیغام بھیجا ہو ہمیں کہ میں تمہارا ہوں تم میرے ہو اس سے بڑھ کر اور کیا جنت ہمارے لئے ہو سکتی ہے۔ **پس یہ بھی خوش خبری ہے وطوبیٰ لکم اے محمد مصطفی ﷺ کے غلامو! تمہیں طوبیٰ ہو، تمہیں بے انتہا برکتیں اور خوش خبریاں خدا کی طرف سے پہنچتی رہیں کہ تم محمد مصطفی ﷺ کے ہو چکے ہو اور محمد مصطفی ﷺ تمہارے ہو گئے۔**

اس کے بعد ایک اعلان کرنا ہے دو جنازہ ہائے غائب کا، ایک جنازہ غائب تو مکرم محترم مولانا سید شاہ محمد صاحب سابق مبشر انڈونیشیا کا ہے۔ بڑے فدائی، خدمت کرنے والے، دعا گو، صاحب کشف بزرگ تھے اور حتی المقدور ہمیشہ خدمت میں مصروف رہے۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کو انڈونیشیا میں ہارٹ اٹیک ہوا جس کی وجہ سے وہ وفات پا گئے۔

اسی طرح ایک خاتون ہیں آپا سلیمہ بیگم جو حیدر آباد دکن کے ایک نہایت مخلص خاندان کی خاتون ہیں اور سیٹھ غلام غوث صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ ان کو ہمیشہ سے ہی جماعت سے بہت ہی غیر معمولی عشق رہا ہے اور مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام آتے ہی یا آپؑ کے خلفاء کا بلکہ آپؑ کے بچوں کا، بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو برسنے لگتے تھے اور ان کی یہ چھیڑ بن گئی تھی کہ آپا کو تو بس نام لے لو کوئی مسیح موعود علیہ السلام یا خلیفہ وقت کا یا آپؑ کے بچوں کا تو یہ وفور جذبات سے رونے لگ جاتی ہیں اور واقعتہً آنسوؤں سے روتی تھیں یعنی ایسی محبت تھی کہ برداشت نہیں ہوتی تھی۔ تو یہ بھی بڑی ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئی ہیں کراچی میں، یہ غیر معمولی چونکہ عشق کا جذبہ رکھتی تھیں اس لئے ان کا بھی حق ہے ان کے لئے بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے گی۔